فرمایا ''ہاں'' دریافت کیا: کیا مؤمن جھوٹا ہوسکتا ہے؟ فرمایا ''نہیں'' [موطأ باب في الصدق والكذب ح:۱۸۱۶،ص:۵٤۱]

۶۔ غریبوں سے حسن اخلاق :

معاشرے میں بعض اوقات امیر باپ کے بچے غریب کو دبانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس استحصال کو ختم کرنے کے لیے استاد بچوں کو سکول میں اخلاق حسنہ کے موضوع پر درس دے سکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں کچھ صحابہ کرام غریب تھے۔ تاریخ میں بلال ؓ کا واقعہ مشہور ہے۔ بلال ایک غریب حبشی غلام تھے، لیکن دوسرے صحابہ کرام ؓ کو ان کے ساتھ حقیقی بھائیوں سے بڑھ کر محبت تھی۔ ہجرت مدینہ کے موقع پر انصار مدینہ نے اخلاق حسنہ کا وہ منظر پیش کیا' جس کی مثال تاریخ انسانیت میں نہیں ملتی۔

اگر استاد خود کلاس میں امیر اور غریب میں فرق کرتا ہو تو اس کا طلباء کو اخلاق حسنہ پر درس دینا بے معنی معلوم ہوگا۔ اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ پہلے استاد خود اخلاق حسنہ پر عمل پیرا ہو جائے، پھر اس کا درس بامعنی ہوگا۔

۷۔ صدقہ وخیرات کی تعلیم

اخلاق حسنہ کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ استاد طلباء کو صدقہ وخیرات دینے کے لیے تیار کریں۔ ہر طالب علم کو گھر سے کچھ نہ کچھ جیب خرچ ملتا ہے۔ اگر ہر طالب علم روزانہ ایک ایک روپیہ جمع کرواتا ہے تو سال میں 300-250 روپے ہر بچے کے جمع ہو جائیں گے۔☆ فرض کریں کلاس میں 30 بچے ہیں۔ سال میں اس کلاس کی کل رقم 9000-7500 بنتی ہے۔ یہ پیسہ بہت اہم موقع پر کام آ سکتا ہے۔ اس کی مثال ہمارے سامنے سوات کے ان بچوں کی ہے جن کے پاس سکول ہے نہ کتابیں...... اور نہ ہی استاد ہے۔ اگر ہم اپنے اپنے سکول میں اس طرح کی منصوبہ بندی کریں تو ہم ان کی دل کھول کر مدد کر سکتے ہیں۔

خلاصہ: سارے مضمون سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ طلباء میں اخلاق حسنہ کی تعلیم دینے میں استاد کا اپنا کردار سب سے اہم ہے۔ اگر استاد اچھے اخلاق کا پیکر ہے' تو طلباء میں استاد کی اچھی صفتیں پیدا ہو سکتی ہیں۔

☆ سال کے 365 دنوں میں سے موسمی اور ہفتہ وار تعطیلات کے علاوہ بہت سے قیمتی دن مختلف ''جائز'' اور ''ناجائز'' مذہبی، سماجی وقومی ''تقریبات'' کی نذر ہو جاتے ہیں اور تعلیم کا دورانیہ صرف 100-150 دن رہ جاتا ہے۔ اسی لیے تو ٹیوشن ہی کامیابی کی کنجی بن گئی ہے۔ (عبدالوھاب خان)

☆☆☆☆

تصحیح مفاھیم
قسط:۳

نظر بد اور اس کا علاج

ابراہیم عبدالرحیم
مدینہ یونیورسٹی

نظر بد لگانے والے اور حاسد میں فرق ہے

نظر بد ان چیزوں کو بھی لگ جاتی ہے جن سے حسد نہیں کیا جاتا مثلاً حیوان، کھیتی، مال وغیرہ۔ اگر چہ اس کے مالک کے حسد سے اس کا دل خالی نہیں۔ اور کبھی انسان اپنی نظر بد کا خود بھی شکار ہو جاتا ہے۔ کیونکہ نظر بد لگانے والے کو کوئی چیز پسند آجائے تو اس کے نفس کی ایک خاص کیفیت ہوتی ہے اور اسی کیفیت کے ساتھ اس چیز کو گھورے تو نظر کی تأثیر لگ جاتی ہے، اگر چہ اس کا دل حسد سے خالی ہو۔ اور بعض لوگوں کی نظر ان کے ارادے کے بغیر طبعیتاً دوسروں کو لگ جاتی ہے، اسی لیے بعض فقہاء کے نزدیک اگر کوئی شخص نظر بد لگانے میں مشہور ہو تو اس کو حاکم وقت تاحیات جیل میں بند رکھے گا اور حسب ضرورت اس پر خرچ کرتا رہے گا۔ حسد کا ارتکاب صرف انسانوں سے ہوتا ہے، حیوانات وغیرہ سے نہیں، اسی لیے حسد کے شر کی تأثیر صرف انسانوں پر ہوتی ہے۔ [بدائع الفوائد ۲/ ۷۵۳] (یعنی حسد ایک انسانی فعل ہے، جس کی تأثیر انسان پر ہی ہوتی ہے، جبکہ نظر بد بعض اوقات غیر ارادی طور پر بھی واقع ہوتی ہے اور اس کی تأثیر ہر جاندار و بے جان پر ہو سکتی ہے۔ واللہ اعلم)

نظر بد سے بچے زیادہ متاثر ہوتے ہیں :

یہ بات عموماً دیکھنے میں آئی ہے کہ بچے بڑوں کی نسبت زیادہ نظر بد کا شکار ہوتے ہیں۔ صحابیہ جلیلہ اسماء بنت عمیسؓ کہتی ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا ہوا میرے بھائی (جعفرؓ) کے بچے بہت کمزور نظر آرہے ہیں، کیا انہیں بھوک لگتی ہے؟ حضرت اسماءؓ نے فرمایا: نہیں بلکہ یہ بچے نظر بد کے جلدی شکار ہو جاتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا ''ان کو دم کریں۔'' [مسلم ح: ۵۶۹۰] اس حدیث میں نبی ﷺ نے اقرار فرمایا کہ بچے نظر بد کے جلدی شکار ہوتے ہیں۔ اسی لیے آپ ﷺ نے فرمایا ''ان کو دم کریں۔'' امام قرطبی [سورۃ یوسف آیت ٦٧] کی تفسیر میں فرماتا ہے: ''کہا جاتا ہے کہ نظر بد بچوں کو بڑوں کی نسبت جلدی لگ جاتی ہے ''

نظر بد سے بچاؤ کے اسباب:

نظر بد کے نقصانات جانی ہوں یا مالی ہر حال میں بچنے کی کوشش ضروری ہے۔ اس کے نقصانات کے پیش نظر شریعت نے اس سے بچاؤ کے طریقوں کی طرف رہنمائی فرمائی ہے۔

{1} نظر بد لگانے والے کو بھی یہ حکم دیا ہے کہ جب کوئی پسندیدہ چیز نظر آئے تو " بارک الله فیک " کہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے عامر بن ربیعہ ؓ کو جب اس کی نظر سہل بن حنیف ؓ کو لگ گئی تو فرمایا: علام يقتل احدكم أخاه، ألا بركت!" تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کیوں مار ڈالتا ہے؟ کیوں نہ تو نے برکت کی دعا دی!" [موطأ كتاب الجامع باب الوضوء من العين ح ١٧٠١، ١٧٠٢ص ٥١٨]

برکت کی دعا مختلف الفاظ میں دے سکتے ہیں مثلاً " بارک الله فیک ، وبارک علیک ، ﴿ماشاء الله لاقوة الا بالله﴾☆، تبارک الله أحسن الخالقين"

{2} نظر بد سے بچنے کے لیے صبح وشام کے اذکار کی پابندی ضروری ہے۔ خاص کر یہ دعائیں جاری رکھی جائیں:

۱۔ أعوذ بكلمات الله التامات من شر ما خلق [مسلم ٧٠٥٣]

۲۔ أعوذ بكلمات الله التامة من كل شيطان وهامة ومن كل عين لامة [بخاري ٣٣٧١]

۳۔ أعوذ بكلمات الله التامات التي لا يجاوزهن بر ولا فاجر، من شر ما خلق وذرأ وبرأ، ومن شر ماينزل من السماء ومن شر مايعرج فيها، ومن شر ماذرأ في الارض، ومن شر مايخرج منها، ومن شر فتن الليل والنهار، ومن شر كل طارق إلا طارقا يطرق بخير يارحمان [مسند أحمد ٣/ ٤١٩ ، الصحيحة ح ٢٩٩٥]

۴۔ أعوذ بكلمات الله التامات من غضبه وعقابه وشر عباده ومن همزات الشياطين وأن يحضرون [الترمذي ٣٥٢٨]

۵۔ اللهم فاطر السموٰت والأرض، عالم الغيب والشهادة ، لاإله إلا أنت رب كل شئ ومليكه ، أعوذبک من شر نفسي ومن شر الشيطان وشركه ، وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِيْ سُوْءًا أَوْ أَجُرَّهُ إِلٰى مُسْلِمٍ [الترمذي الدعوات ٣٥٢٩ وحسنه] (اس حدیث میں بھی نظر بد سے بچاؤ کی ایک تدبیر ہے کہ نظر بد لگانے والا شخص اس دعا کو پڑھتا رہے تو اس کی نظر لگنے کا سلسلہ ہی بند ہو سکتا ہے۔ واللہ أعلم)

{3} نظر بد سے بچاؤ کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ جس شخص کو کسی خاص خوبی کی وجہ سے نظر بد لگنے کا خطرہ ہو،

☆ یہ سورۃ الکہف ۳۹ کا حصہ ہے۔ مولانا حافظ صلاح الدین یوسف نے بھی اسے نظر بد سے بچانے کی دعا قرار دی ہے، لیکن اس کا مقصد اُسے نعمت الٰہی پر شکر و انکساری کی تلقین کرنا ہے۔ اس میں برکت کی دعا ہے نہ آیت کے سیاق میں نظر بد کا شائبہ۔ واللہ اعلم

اس کی خوبیوں کو دوسروں سے چھپا کر رکھا جائے۔

نظر بد کا علاج:

نظر بد کے علاج کے دو طریقے ہیں: (ا) اگر عائن کا پتہ نہ لگے تو ثابت دعاؤں سے دم جھاڑ کیا جائے۔

سیدہ عائشہؓ کی حدیث ہے "**کان رسول الله ﷺ یأمرني أن أسترقي من العین** "نبی کریم ﷺ مجھے نظر بد سے علاج کے لیے دم کرانے کا حکم دیتے تھے۔" [مسلم ح ٥٦٨٦] ام المؤمنین ام سلمہؓ کی حدیث ہے: نبی کریم ﷺ نے اس کے گھر میں ایک لونڈی دیکھی جس کا چہرا پیلا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا "**استرقوا لھا فإن بھا النظرۃ** " اس کو دم کراؤ، کیونکہ یہ نظر بد کی شکار ہے۔" [بخاری ح ٥٧٣٩، مسلم ٥٦٨٩]

ماثورہ دعائیں:

١. **أذھب البأس رب الناس واشف أنت الشافي لاشفاء إلا شفاؤک ، شفاء لایغادر سقما ۔** [بخاری ٥٧٣٢، مسلم ٥٦٧٤]

٢. **أذھب البأس رب الناس بیدک الشفاء ، لا کاشف له إلا انت ۔**[مسلم ٥٦٧٦]

٣. **باسم الله أرقیک من کل شئ یؤذیک ، من شر کل نفس ، اوعین حاسد الله یشفیک ، باسم الله أرقیک** "[مسلم ، فتح الباری ١٠/ ٢١٧ تحت ح ٥٧٤٦]

ان کے علاوہ ہر وہ دعا بھی کرنا جائز ہے جو شرک اور خرافات سے خالی ہو، عربی زبان میں ہو اور معنی قابل فہم ہو۔ امام ابن عبدالبرؒ نے نعیم بن نوفلؒ کے حوالے سے ذکر کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم عبداللہ بن مسعودؓ کو قرآن مجید سنا رہے تھے،

☆ نظر بد سے بچنے کے لیے خوبیوں کو چھپانے کا اشارہ اس آیت میں بھی ملتا ہے: ﴿ **وقال یبني لا تدخلوا من باب واحد وادخلوا من أبواب متفرقة** ﴾[یوسف ٦٧] عبداللہ بن عباسؓ، محمد بن کعبؒ، مجاہدؒ، ضحاکؒ، قتادہؒ اور سدیؒ وغیرہ نے اسے نظر بد سے بچنے کی تدبیر قرار دیا ہے۔ پھر حضرت یعقوبؑ نے اپنا عقیدہ بیان فرمایا کہ "کوئی تدبیر تقدیر کو ٹال نہیں سکتی۔" [تفسیر القرآن العظیم ٢/ ٦٣٧] راقم کا خیال ہے کہ اگلی آیت میں ﴿ **إلا حاجة في نفس یعقوب قضٰھا** ﴾[٦٨] فرما کر اللہ پاک نے اس تدبیر کی اہمیت گھٹائی ہے، لہٰذا اس بارے میں زیادہ تکلف نہیں کرنا چاہیے۔ واللہ اعلم (ابو محمد)

اتنے میں ایک بدوی کی لونڈی آئی اور ہمارے کسی ساتھی کو مخاطب کر کے کہا: تمہاری خوبصورت گھوڑی کو فلاں شخص نے نظر بد لگائی ہے۔ وہ تڑپ رہی ہے نہ کچھ کھاتی ہے نہ پیتی ہے اور نہ پیشاب ولید کرتی ہے، اس کے لیے کسی دم کرنے والے کو ڈھونڈلو، تو عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: دم جھاڑ کرنے والے کو تلاش نہ کر، بلکہ اس کے پاس جا اور اس کے دائیں نتھنے میں چہار مرتبہ پھونک مارو اور یہ دعا پڑھو''اذهب البأس رب الناس اشف ، أنت الشافي ، لايكشف الضر إلا أنت''تو وہ بدوی چلا گیا اور تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ وہ واپس آیا اور ابن مسعودؓ سے مخاطب ہو کر عرض کیا: میں نے وہی کیا جو آپ نے سکھایا تھا، گھوڑی نے فوراً کھانا پینا شروع کیا ہے اور پیشاب اور لید بھی کر دی ہے۔[التمهيد ٦/٢٤٢]

(۲) اگر نظر بد لگانے والے کا پتہ چل جائے تو اس کے اعضاء دھوکر نظر بد سے متأثر شخص پر وہ پانی بہا دیا جائے۔

ابوامامہؒ بن سہلؓ بن حنیف سے روایت ہے کہ سہل بن حنیف نبی ﷺ کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف ایک سفر میں تھے۔ جب جحفہ کی ایک گھاٹی میں پہنچا تو اس نے وہاں غسل کیا۔ سہل گورا، سڈول جسم اور صاف جلد والا تھا، عامر بن ربیعہؓ نے اس کو غسل کرتے ہوئے دیکھا تو کہا: اس جیسا خوبصورت جلد اور جسم والا میں نے کہیں نہیں دیکھا۔ سہل بن حنیف اچانک بیمار ہو کر زمین پر گر پڑا، تو اس کو اٹھا کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا اور ساتھیوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول سہل بن حنیف کے علاج میں آپ کچھ کر سکتے ہیں؟ وہ تو سر اٹھا سکتا ہے نہ بیماری سے افاقہ ہو رہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم کسی پر نظر بد کا الزام لگاتے ہو؟ تو انہوں نے کہا: عامر بن ربیعہؓ نے اس کو غسل کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ تو آپ ﷺ نے عامر کو بلایا اور اس کو ڈانٹتے ہوئے فرمایا: ''تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کیوں مار ڈالتا ہے؟! جب تم میں سے کسی کو اپنے بھائی کی اچھی صفت نظر آئے تو برکت کی دعا کیوں نہیں کرتے ہو؟ پھر اسے مخاطب کر کے ارشاد فرمایا: ''اس کے لیے اپنے ہاتھ پاؤں دھلا دو۔'' تو عامرؓ نے اپنا چہرہ، ہاتھ، بازو، گھٹنے، پیر کی انگلیاں اور تہبند کا اندرونی حصہ ایک ٹب میں دھویا اور اس پانی کو سہلؓ کے پیچھے سے اس کے سر اور پیٹھ پر انڈیلا گیا تو سہلؓ کی بیماری فوراً دور ہو گئی اور لوگوں کے ساتھ چلنے لگے۔[مسند أحمد ٢٥/٣٥٥ ح ٢١٥٩٨]

دھونے کا طریقہ:

امام بیہقیؒ نے حدیث کے راوی امام ابن شہاب الزہریؒ سے دھونے کا طریقہ نقل کیا ہے۔ امام الزہری فرماتے ہیں: نظر بد کو دور کرنے کے لیے وضو کرنے کا طریقہ جو ہمیں علماء نے بیان کیا وہ یہ ہے:

ایک شخص پانی کا ٹب لے کر نظر بد لگانے والے کے سامنے کھڑا ہو اور عائن اپنا ہاتھ ڈال کر ٹب سے پانی لے کر اسی

برتن کے اندر کلی کرے، پھر اپنا چہرہ اسی برتن کے اندر دھولے، پھر بائیں ہاتھ سے پانی لے کر دائیں ہتھیلی دھولے، پھر دائیں ہاتھ سے پانی لے کر بائیں ہتھیلی دھولے، پھر بائیں ہاتھ سے پانی لے کر دائیں کہنی دھولے، پھر دائیں ہاتھ سے پانی لے کر بائیں کہنی دھولے، پھر بائیں ہاتھ سے پانی لے کر دائیں پیر دھولے، پھر دائیں ہاتھ سے پانی لے کر بائیں پیر دھولے۔ پھر بائیں ہاتھ سے پانی لے کر دائیں گھٹنا دھولے، پھر دائیں ہاتھ سے پانی لے کر بائیں گھٹنا دھولے، پھر تہہ بند کے اندرونی حصے کو دھونے کے بعد ٹب کو زمین پر رکھے بغیر جس کے ہاتھ میں ٹب ہو وہ نظر بد کے شکار شخص کے پیچھے سے اس کے سر اور پیٹھ پر اچانک انڈیل دے۔[السنن الکبریٰ ۹/ ۳۵۲] یاد رہے کہ یہ طریقہ ابن شہابؒ کے شاگرد ابن ابی ذئبؒ کی روایت کے مطابق ہے، جبکہ یونس بن یزیدؒ کی روایت اس سے ذرا مختلف ہے۔

شراح حدیث کے درمیان اس بات میں اختلاف ہے کہ لفظ حدیث ''داخلة ازاره'' سے کیا مراد ہے؟ بعض کے نزدیک شرمگاہ مراد ہے کہ استنجا کرلے اور بعض کے نزدیک تہبند کا وہ اندرونی حصہ ہے جو دائیں جانب جسم سے ملا ہوتا ہے۔

علاج کے اس طریقے میں کون سی حکمت کارفرما ہے؟

امام نوویؒ نے شرح مسلم میں غسل کا یہ طریقہ بیان کرنے کے بعد لکھا ہے: علاج کے اس طریقے کی علت بیان کرنا ممکن نہیں اور نہ انسانی عقل میں اتنی طاقت ہے کہ شریعت کے تمام اسرار کو جان لے اور علاج کے اس طریقے کو عقل سے بالاتر کہ کر رد نہیں کیا جاسکتا۔

امام ابن القیم الجوزیہ نےؒ اس کی حکمت ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے: ''یہ جان لو کہ ناگن کے زہر کا تریاق اس کے گوشت میں ہے، کتے کے زہر کا علاج اس کی کھال میں ہے، اور غضبناک نفس کی تاثیر اس کے غضب کو فرو کرنے اور ہاتھ رکھ کر اس کے غضب کی آگ بجھانے میں ہے۔ اس کی مثال یوں ہے کہ ایک شخص کے ہاتھ میں آگ کا شعلہ ہے، جو تمہارے اوپر پھینکنا چاہتا ہے، تو اس کے عمل سے قبل اس پر پانی انڈیل کر آگ اسی کے ہاتھ میں بجھا دی، اس طرح نقصان سے بچ گئے۔ اسی لیے نظر بد لگانے والے کو یہ حکم دیا گیا کہ جب کوئی پسندیدہ چیز نظر آجائے تو'' اللھم بارک علیه '' کہے، تاکہ اس کے نفس کی خباثت کا اثر ظاہر نہ ہو۔ کیونکہ کسی چیز کی دوا اس کی ضد میں ہے۔

جب اس نے معین (نظر بد کے شکار) کو دعا دی تو یہ دعا اس خبیث کیفیت کو فرو کردیتی ہے اور اگر دعا نہ دی تو یہ خبیث کیفیت اس کے جسم کے حساس اور باریک حصوں سے ظاہر ہو کر اپنا اثر دکھا دیتی ہے۔ ظاہر ہے کہ جسم کے حساس حصے اعضاء